فرمایا ؛ کہ صرف اوس زوجۂ غیر متنصرہ کا اپنے دین پر باقي رهنا اوسکي عدم رضامندي پر شوهر متنصر کے ساتهہ بود و باش کرنے میں - دلیل ساطع اور برهان قاطع هی ؛ کیونکہ علی العموم جمیع مذاهب مختلفۂ مروجۂ ملک هندکي رو سے بمجرد تنصر احد الزوجین اوسکے اور طرفثاني کے درمیان مطلقا کچهہ واسطہ زن و شوئي کا باقي نہین رهتا ؛ صرف تفصیل و کوایف تفریق میں کچهہ فرق هی ؛ اصل تفریق میں سب کا اتفاق هی ؛ پس ظاهر هي خطا فی القیاس اصل وجہ ان صریح مخالفتون کي درمیان احکام مسودۂ قانون هذا اور همارے احکام شریعت کے معلوم هوتي هی ؛ اسلئے اب هم اهل اسلام پر واجب و لازم هی ؛ کہ اپني شریعت کے مخالف احکام پر تعذرات و اعتراضات حضور میں ارباب کونسل ممدوح کے پیش کرین ؛ اور همکو بنظر ان اصول تمدن کے جنکے همارے والیان ملک بدل متبع اور پیرو هین ؛ یقین کلي حاصل هی : کہ بمجرد درپیش هونے اون تعذرات و اعتراضات کے حضرات ارباب کونسل ان احکام مخالف شرع اسلام کي اصلاح اور ترمیم کي طرف توجہ بلیغ منعطف فرماوینگے ؛ اب هم اپني تقریر کو اس امر کے بیان پر ختم کرتے هین ؛ کہ اگرچہ یہہ مسودۂ قانون شوهر اور زوجہ دونون کے متنصر هونے کي صورت کو شامل هی ؛ پر چونکہ غالبا حکم دونون کا هماري شریعت میں ایک هی ؛ اسلئے همنے اپني تقریر میں صرف ایکهي صورت یعني شوهر کے متنصر هونے کے ذکر پر جو عامۃ الوقوع هی اکتفا کیا ؛ دوسري صورت کو اوسي پر قیاس کیا چاهئے ؛

اس مقام تک خاکسار نے جو کچهہ بیان کیا ؛ اوس سے آجکي اس مجلس کے حسن انعقاد کي باعث حضرات حاضرین پر باحسن وجوہ واضح هوگئی ؛ اب یقین هی ؛ کہ حضرات حاضرین کا اتفاق اس امر پر هوگا ؛ کہ یہہ مسودۂ قانون جو بمراد جائز کردني نکاح ثاني اشخاص مبتدل المذهب بمذهب عیسائي کے کونسل قانوني میں جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بهادر کے بعرض اجرا زیر تجویز هی ؛ اسکے

جتنے مضامین مخالف احکام شرع اسلام ہیں؛ اونکی ناراضی پر ہم اہل اسلام کی طرف سے حضور مین ارباب کونسل ممدوحہ کے درخواست گذرانی نہایت قرین مصلحت اور ضروری ہی ۔ اسلئے خاکسار تحریک کرتا ہی ؛ کہ ایک درخواست مشتمل اوپر وجوہات موجبۂ ناراضی مذکور بمضمون شایستہ و اسلوب بایستہ حضور مین ارباب کونسل قانونی ممدوحہ کے گذرانی جاوے ۔

بعد اختتام اس تقریر کے حسب الحکم حضرت صدر مجلس مسودۂ قانون مذکور تمام و کمال پڑھا گیا ۔

وھی ھذہ

مسودۂ قانون

بمراد

اسباتکے کہ بعض حالات مین نکاح ثانی اشخاص متبدل المذہب
بمذہب عیسائی باشندۂ ہند جائز گردانا جاوے ۔

تمہید

ازانجاکہ قرین مصلحت ہی ؛ کہ بعض حالات مین نکاح ثانی اشخاص متبدل المذہب بمذہب عیسائی باشندۂ ہند۔ جنکی زوجات یا ازواج بربنیاد وجوہات مذہبی اونکے ساتھہ بود و باش کرنا ترک کرین یا اوس سے انکار کرین - جائز گردانا جاے ؛ اور خادمان دین کو اون جرمانجات سے جنکے وے بالفعل بپاداش پڑھنے ویسے نکاح ثانی کے مستوجب ہین؛ رہائی دی جاے ؛ لہذا حسب ذیل احکام صادر ہوتے؛

دفعه ۱ — ایکٹ هذا بنام - " ایکٹ سنه ۱۸۶۵ ع بابت نکاح ثاني اشخاص متبدل المذهب "- محول هوا کریگا ٬

دفعه ۲ — ایکٹ هذا از تاریخ یکم دسمبر سنه ۱۸۶۵ ع جاري اور نافذ التاثیر هوگا ٬

دفعه ۳ — ایکٹ هذا میں لفظ - " شوهر اهل هند " - سے وه مرد کتخدا متوطن برٹش انڈیا مراد هوگا ؛ جسکي ۱۶ سوله برس کي عمر پوري هوئي هو ؛ اور جو نه عیسائي هو اور نه یهودي ٬

لفظ " زوجهٔ اهل هند " سے وه بیاهي هوئي عورت متوطن برٹش انڈیا مراد هوگي جسکي ۱۳ تیره برس کي عمر پوري هوئي هو ؛ اور جو نه عیسائیه هو اور نه یهودیه ٬

لفظ " شرائع هند " سے هرایک شرائع و رسومات جو تاثیر قانون رکھتے هوں معمله جمله اشخاص غیر عیسائي و یهودي برٹش انڈیا کے مراد هیں ٬

لفظ - " مهینا " - اور - " سال " - سے مهینا اور سال محسوبهٔ جنتري انگریزي مراد هي ٬ اور بشرطیکه مضمون اور قرینهٔ عبارت نقیض نهو ؛ الفاظ صیغ واحد اونکے جموع کو اور الفاظ صیغ جمع اونکے صیغ واحد کو حاري هیں ٬

دفعه ۴ — اگر کوئي شوهر اهل هند تبدیل مذهب بمذهب عیسائي کرے ؛ اور اگر صرف اوسي تبدیل مذهب کي جهت سے اوسکي زوجهٔ اهل هند عرصهٔ ۶ چهه مهینے بلا فصل تک اوسکو ترک یا اوسکي زوجیت سے انکار کرے ؛ تو وه - زوجهٔ مذکوره کے نام پر واسطے باهم بود و باش زن و شوهرانه کرنے کے نالش کرسکتا هی ؛

دفعه ۵ — اگر کوئي زوجهٔ اهل هند تبدیل مذهب بمذهب عیسائي کرے ؛ اور اگر صرف اوسي تبدیل مذهب کي جهت سے اوسکا شوهر اهل هند عرصه چهه مهینے بلا فصل تک اوسکو ترک یا اوسکي زوجیت سے انکار کرے ؛ تو وه -

شوهر مذکور کے نام پر واسطے باهم بود و باش زن و شویانه کرنے کے نالش کرسکتي هي '

دفعه ٦ — اگر طرفثاني بروقت شروع ويسي نالش کے اندر حدود مقامي اقتدار ديواني معمولي بابت مرافعۂ اولی کسي عدالت هائي کورٹ کے سکونت پذير هو ؛ تو نالش مذکور اوسي عدالت مين رجوع کيجائيگي ' اور اگر ويسا نهو ؛ تو نالش مذکور عدالت اعلاے ديواني صيغۂ مرافعۂ اولی مين اوس ضلع کے جسمين مدعیٰ عليه وقت شروع نالش سکونت پذير هو ؛ رجوع کي جائيگي '

دفعه ۷ — نالش مذکور بذريعه ايک سوال کے رجوع هوگي ؛ جو حسب نمونۂ مندرجۂ ضميمۂ اول ملحقۂ ايکٹ هذا ؛ يا بنظر حالات کے جسقدر قريب قريب اوسکے هوسکے؛ لکها جائيگا ' اور بيانات مندرجۂ سوال کي سائل بموجب اوس طريقه کے جو از روے قانون بابت تصديق عرائض نالش کے ضروري هو تصديق کريگا ' اور سوال مذکور حامل اسٹامپ قيمتي عـــه دس روپي کا هوگا ' اور سوال مذکور کي حسب اجازت عدالت ترميم هوسکيگي '

دفعه ۸ — سوال مذکور کي ايک نقل طرفثاني کے پاس پهنچائي جائيگي ' اور بر بنياد اوسکے عدالت سے ايک طلبنامه مهري عدالت اور دستخطي صاحب جج جاري کيا جائيگا ' جسمين يهه حکم رهيگا ؛ که طرفثاني عدالت مين بتاريخ معينۂ مندرجۂ طلبنامۂ مذکور - جو بعد پهنچنے نقل سوال کے طرفثاني کے پاس ايک مهينے سے کم پر نهو - حاضر هووے ' اور جواب اسبات کا ديوے ؛ که وه سائل کے ساتهه بود و باش کرنے سے منکر هي يا نهين '

دفعه ۹ — طلبنامۂ مذکور مطابق نمونۂ مندرجۂ ضميمۂ دوم ملحقۂ ايکٹ هذا ؛ يا بنظر حالات جسقدر قريب قريب اوسکے هوسکے' مرقوم هوگا '

دفعه ۱۰ — ايک نقل طلبنامه مذکور کي مزين بمهر عدالت طرفثاني

کو پہنچائي جائيگي ، اور طلبنامه مذکور کے حسب ضابطه پہنچائے جانے کي کيفيت ظہر طلبنامه مذکور پر اهلکار رسانندۂ طلبنامه مذکور درج کريگا ،

دفعه ۱۱ — جسصورت مين طرفثاني بمتابعت طلبنامۂ مذکور اوسوقت يا اور کوئي وقت جسمين اوسکي حاضري حسب احکام ايکٹ هذا مطلوب هو ؛ اصالةً حاضر نهووے ؛ تو وه مستوجب سزاے مصرحۂ دفعه ۱۷۴ مجموعۂ قوانين تعزيرات هند کے هوگا ، اور عدالت مجاز هوگي ؛ که صاحب مجسٹريٹ ضلع کو اختيار دے ؛ که بموجب حکم دفعۂ مذکور به نسبت طرفثاني کے کاربند هون ،

دفعه ۱۲ — بتاريخ معينۂ طلبنامه مذکور فريقين عدالت مين حاضر هونگے ؛ اور امور مذکورۂ ما بعد ثبوت کو پہنچائے جائينگے ،

اول — شخصيّت فريقين ،

دوم — نکاح مابين سائل اور فريق ثاني کے ،

سوم — يهه که فريق مذکّر نالش کي ۱۶ سوله برس کي عمر اور فريق مونث نالش کي ۱۳ تيره برس کي عمر پوري هوچکي هے ،

چہارم — ترک کرنا طرفثاني کا سائل کو يا انکار کرنا اوسکا سائل کے ساتهه بود و باش کرنے سے ،

پنجم — يهه که ترک يا انکار مذکور صرف بوجه سائل کے تبديل مذهب کرنے کے هے ،

ششم — يهه که ترک يا انکار مذکور قبل ارجاع مقدمه تک چهه مہينے برابر رها هے ،

دفعه ۱۳ — درحاليکه امور مذکورۂ بالا حسب تشفي صاحب جج ثبوت کو پہنچين؛ تو صاحب جج موصوف طرف ثاني سے استفسار کرينگے ؛ که آيا وه زوجه

یا وہ شوھر سائل کے ساتھہ باھم بود و باش کرنے سے انکار کرتي یا کرتا ھی یا نہین ' اور بر تقدیر اول انکار مذکور کي وجہ کیا ھی '

دفعہ ۱۴ — استفسار مذکور اور جملہ استفسارات مصرحۂ ایکٹ ھذا حسب صوابدید صاحب جج کے کھلي عدالت مین یا صاحب موصوف کے تخلیہ کے کمرے مین عمل مین آسکتے ھین ' اور اگر استفسارات مذکور کھلي عدالت مین ھون؛ تو صاحب جج کو اختیار ھوگا ؛ کہ جبتلک کہ استفسارات مذکور ھوتے رھین ؛ جملہ ویسے اشخاص کو عدالت سے خارج کردیوین ؛ جنکا خارج کردینا اونکي دانست مین مناسب متصور ھو '

دفعہ ۱۵ — اگر طرف ثاني بجواب استفسارات صاحب جج کے سائل کے ساتھہ باھم بود و باش کرنے سے انکار کرے ؛ اور یہہ اظہار کرے؛ کہ انکار مذکور کي صرف یہي وجہ ھی کہ سائل نے تبدیل مذھب کي ھی ؛ تو صاحب جج ایک حکم درخصوص ملتوي رھنے مقدمہ مذکورہ کے عرصہ ایک مہینے تک صادر کرینگے ' بایں ھدایت کہ مابین عرصۂ مذکورہ کے فریقین مذکورین ایسے مکان اور زمان مین جو صاحب جج موصوف موافق و مناسب تصور کرین ؛ ایک تخلیہ کي ملاقات کرین؛ جسکا طول زمان ایک گھنٹے سے کم نہو ؛ واسطے دریافت اس امر کے ؛ کہ آیا طرف ثاني اپني ھي خواھش و رغبت سے انکار مذکور پر اصرار کرتا ھی یا نہین ' اور ملاقات مذکور بپابندي ویسي شرایط پردگي کے عمل مین آویگي جو صاحب جج کے نزدیک قرین صواب متصور ھو ' مگر شرط یہہ ھی کہ کوئي ایسي شرط ملاقات مذکور پر مقرر نہین کي جائیگي - جس سے بہ نسبت انکار مذکور کے مدعی علیہ کي مرضي کي تعلیق مین خلل واقع ھووے '

دفعہ ۱۶ — زمان التوا مذکور کے اختتام پر فریقین ثانیا عدالت مین

حاضر هونگے ؛ اور اگر عند الاستفسار منجانب صاحب جج کے طرف ثاني سائل کے ساتھہ باہم بود و باش کرنے سے ثانیا انکار کرے ' اور یہہ اظہار کرے کہ انکار مذکور کي وجه صرف سائل کي تبدیل مذهب هي تو نالش مذکور کي تجویز ایک سال تک ملتوي رهیگي '

دفعه ۱۷ — بعد اختتام زمان التواے مذکور کے فریقین پھر عدالت مین حاضر هونگے ' اور سائل اسبات کو ثابت کریگا که ترک یا انکار مذکور زمان مصرحۂ بالا مین برابر رها هي '

دفعه ۱۸ — کسي ایک مدارج تجویزي نالش مین اس امر کا ثابت هونا که فریقین نے بطور زن و شو کے باهم بود و باش کیا هي ؛ وجه ثبوت قیاسي کافي درخصوص نکاح زوجین کے هوگا ' اور ثبوت طرف ثاني کے سائل کے ساتھہ بود و باش کرنے سے انکار کرنے کا یا عمداً اوس سے غفلت کرنیکا ـ بعد اوسکے تبدیل مذهب کرنے اور طرف ثاني کا اوس سے واقف هونیکے ؛ وجه ثبوت کافي طرف ثاني کے سائل کو ترک کرنے کا یا اوسکي زوجیت سے انکار کرنیکا هوگا ' اور نیز وجه ثبوت کافي اسبات کا هوگا که ویسا ترک یا انکار زوجیت صرف بوجه سائل کے تبدیل مذهب کرنیکے هي ' الا یہہ که کوئي دوسري وجه موجه ویسے ترک یا انکار زوجیت کي منجانب طرف ثاني کے ثبوت کو پہنچے '

دفعه ۱۹ — احکام مجموعۂ ضوابط دیواني یا کوئي قانون مجریۂ وقت بابت طلبي اور زبان بندي گواهان ؛ به نسبت نالشات مرجوعۂ تحت ایکٹ هذا کے تعلق پذیر هونگے '

دفعه ۲۰ — اگر امورات مصرحۂ دفعات ۱۲ ۱۵ اور ۱۷ - ایکٹ هذا کے حسب تشفي صاحب جج ثبوت کو پہنچ جائین ؛ تو صاحب موصوف تجویز نالش مزبور عرصۂ ایک مہینے تک ملتوي رکھکر حکم کرینگے که اوس عرصے مین

مابین فریقین کے ایک ملاقات اوتنی گھڑی کی اور بہ تبعیت ویسی شرایط کے جو صاحب موصوف مناسب سمجھین وقوع مین آوے ؛

دفعہ ۲۱ — میعاد التوا مذکور کے تمام ہولے پر فریقین پھر عدالت مین حاضر ہونگے ؛ اور اگر عند الاستفسار منجانب صاحب جج کے طرف ثاني سایل کے ساتھہ بود و باش کرلے سے پھر انکار کرے ؛ اور وجہ انکار مذکور صرف اوسکی تبدیل مذہب بناوے ؛ تو استدلال کیا جائیگا ؛ کہ طرف ثاني نے سائل کو ایکبارگی ترک یا اوسکي زوجیت سے انکار کیا ؛ اور صاحب جج بذریعۂ ڈگري دستخطي اپنے اور مہري عدالت کے یہہ قرار داد کرینگے ؛ کہ سائل کو ثانیا نکاح کرنا جائز ہوگا ؛ مگر شرط یہہ ہی ؛ کہ سائل کو کسي ایسے شخص سے نکاح کرنا جائز نہوگا ؛ جو طرف ثاني سے ایسی قرابت رکھتا یا رکھتي ہو ؛ کہ اگر ایک اونمین سے مذکّر ہوتا تو شخص مذکور کا طرف ثاني سے نکاح درست نہوتا ؛

دفعہ ۲۲ — جس صورت مین سائل اور طرف ثانی کے لڑکے تین برس سے کم عمر کے ؛ خاص حفاظت مین اونکے باپ کے یا کسي دوسرے شخص کے حسب حکم باپ کے ہون ؛ تو صاحب جج موصوف کو جائز ہوگا ؛ کہ حسب درخواست ماں کے ڈگري مذکور مین یا بذریعہ کسی حکم ما بعد کے حکم کرین ؛ کہ وہ لڑکے ماں کے حوالے کئے جائین ؛ اور اوسکی حفاظت مین تا وقت پہنچنے اونکے اوس عمر مین اور بہ تبعیت ویسی شرایط کے جو صاحب جج موصوف قرین رفاہیت و انصاف سمجھین ؛ رہین ؛

دفعہ ۲۳ — اگر کسی ایک مدارج تجویزي نالش مین یہہ بات ثبوت کو پہنچے ؛ کہ فریق مذکر نالش وقت رجوع نالش کے ۱۶ سولہ برس عمر کا نتھا یا اسوقت ۱۶ سولہ برس کا نہین ہی ؛ یا یہہ کہ فریق موفث نالش اوسوقت ۱۳ تیرہ برس کی نتھی ؛ یا اسوقت ۱۳ تیرہ برس کی نہین ہی ؛ یا یہہ کہ

سائل اور طرف ثاني بطور زن و شو کے باهم بود و باش کرتے هیں ؛ یا اگر عدالت از روے وجه ثبوت درپیش شده کے منشفي هووے ؛ که طرف ثاني آماده اور خواهان سائل کے ساتهه اوسطرح بود و باش کرنیکو هی ؛ تو عدالت موصوفه فیصله متضمن تنسیخ نالش مذکور باندراج وجوهات تنسیخ صادر کریگي ٭

دفعه ۲۴ — جس صورت مین کسي وقت بعد اصدار حکم تنسیخ نالش اوپر بنیاد کسی وجه منجمله وجوهات مصرحهٔ دفعهٔ اخیر مذکور الفوق کے طرف ثانی پهر سائل کو بوجه اوسکی تبدیل مذهب کے ترک کرے ؛ یا اوسکی زوجیت سے انکار کرے ؛ تو نالش مذکور بذریعهٔ طلبی طرف ثاني کے از سرنو دایر هوسکتی هی ٭ اور بعد داپیشی ثبوت فیصلهٔ سابق اور ویسے سرنو ترک کرنے یا زوجیت سے انکار کرنے کے ؛ نالش مذکور پهر اوسی درجه سے شروع هوگی جهانتک وه بروقت اصدار ڈکري مذکور کے پهنچي تهی ٭ اوربعد اون سب ثبوت اور استفسارات اور ملاقات اور ازمنه التوا کے جو حسب احکام مصرحهٔ بالا کے ضرور هون ؛ صاحب جج ایک ڈکري هم قسم به تبعیت احکام مندرجهٔ دفعه ۲۱ - ایکٹ هذا کے صادر کرینگے ٭

دفعه ۲۵ — اگر کسی ایک مدارج تجویزي نالش مذکور مین یهه بات معرض ثبوت کو پهنچے ؛ که طرف ثاني نے سائل کو صرف بوجه سائل کي ستم گري یا ارتکاب زنا کے یا کسیقدر بنظر اوس وجه کے ترک کیا یا اوسکي زوجیت سے انکار کیا هی ؛ تو عدالت حکم متضمن تنسیخ نالش باندراج وجوهات تنسیخ مذکور صادر کریگي ٭ اور جو نالش به تبعیت دفعهٔ هذا کے تنسیخ کي جاے ؛ وه قابل تجدید نهوگي ٭

دفعه ۲۶ — اگر سائل - درصورت اوسکے شوهر هونے کے - وقت ارجاع نالش کے دو یا دو سے زیاده زوجه رکهتا هو ؛ تو سائل مذکور اون سب زوجات کو طرف ثانی قرار دیگا ٭ اور اگر کسی ایک مدارج تجویزي نالش مین یهه بات ثبوت کو پهنچے ؛ که سائل مذکور اپنی زوجات مذکوره مین سے کسی ایک کے ساتهه

بطور زن و شو باہم بود و باش کرتا ھی ؛ اور یہہ کہ کوئی ایک ویسی زوجہ اوسکے ساتھہ بود و باش کرنیکو آمادہ و راضی ھی ؛ تو عدالت حکم متضمن تقسیم نالش مذکور باندراج و جوہات تقسیم مزبور صادر کریگی ' اور احکام مصرحۂ دفعہ ۲۶ ایکٹ ھذا حسب مقتضاے وقت جملہ نالشات تقسیم کردہ حسب دفعۂ ھذا سے متعلق ہونگے '

دفعہ ۲۷ —اگر سائل - درحالیکہ وہ شوہر ہو - بہ تبعیت احکام مندرجۂ ایکٹ ھذا کے ثانیا نکاح کرے ؛ تو بوجہ نکاح ثانی مذکور کے طرف ثانی یا اوسکی اولاد (اگر کوئی اولاد سائل کی طرف سے ہو) اوسکی حیثیتِ زوجۂ نکاحی یا اولاد حلال زادہ ہونیکے اعتبار سے یا (بہ تبعیت احکام مندرجۂ سطور ما بعد) کسی استحقاق یا حقیت سے جو زوجہ یا اولاد مذکور مطابق شرایع معملہ اہل ہند کے جو بہ نسبت زوجہ یا اولاد مذکورہ کے تعلق پذیر ہو ؛ بطور خورو پوش یا مہرانہ یا وراثت یا بوجہ دیگر کے جو بر تقدیر مدعی کے حسب تصریح بالا نکاح ثانی نکرنیکے پانیکے مستحق ہوتے ؛ محروم نہونگے '

دفعہ ۲۸ — جس صورت مین کوئی ویسا سائل طرف ثانی اور اوس عورت کے جیتے جی جسکو اونہون نے حسب تصریح بالانکاح کیا ہو ؛ فوت کرے ؛ تو طرفثانی (بہ تبعیت احکام مندرجۂ سطور ما بعد) مطابق شرائع معملۂ اہل ہند جو بہ نسبت زوجۂ مذکورہ کے تعلق پذیر ہو ؛ کل یا بعض جایداد سائل کی ؛ جسکی وہ بر تقدیرِ سایل کی بڑی زوجہ بیوہ یا یکی از زوجات بیوہ ہونیکے (جیسی صورت حال ہو) مستحق ہوتی ' وارث ہوگی '

دفعہ ۲۹ — جس صورت مین مابین عرصہ ویسے نکاح ثانیکے ؛ درمیان سائل اور طرف ثانیکے مقاربت ہو ؛ تو مقاربت مذکورہ زنا متصور ہوگی ' اور اگر کوئی لڑکا اوس سے پیدا ہو ؛ تو وہ ولد الحرام متصور ہوگا '

دفعه ۳۰ — بعد اصدار کسي ڈکري متضمن اجازت نکاح ثاني مذکور کے اور ڈسمسي اپیل بنا راضی ویسي ڈکریکے (درحالیکه ویسا اپیل کیا جاے) طرفثاني کو بھي جائز ھوگا ؛ که ثانیا نکاح کرے ' اور نکاح ثاني مذکور سے جو لڑکا پیدا ھو ؛ حلال زاده ھوگا - بلا لحاظ کسي شرایع مروجه ملک ھند کے جو اوسکے خلاف پر ھو ' لیکن طرف ثاني مذکوره کے بعد نکاح ثانی کرنیکے جمله حقوق و مرافق جو طرف ثانی سائل مذکور کي جایداد سے بطریق خور و پوش یا وراثت یا بوجه دیگر پائي ھوتی ؛ اس طور پر موقوف و منقطع ھو جایدگے ؛ که گویا طرف ثانی مذکوره اوسوقت فوت کی ھوتی ؛ اور اوسوقت سائل - یا اگر سائل نے فوت کیا ھو تو وے اشخاص جو طرف ثانی کے فوت کرنے پر ویسي جایداد کے مستحق ھوتے ؛ اوس جایداد کو پاوینگے '

دفعه ۳۱ — جو نکاح ثانی بذریعه ایکٹ ھذا کے جایز گردانا گیا ھو ؛ اوسکا پڑھنا کسی خادم دین پر واجب و لازم نہین ھوگا '

دفعه ۳۲ — جس صورت مین کوئي نالش از روي احکام مندرجهٔ ایکٹ ھذا کے رجوع ھوئی ھو ' اور عدالت کی دانست مین یہه معلوم ھو ؛ که زوجه کی کوئی جایداد علیحده ایسی نہین ھی ؛ که جس سے وه بقدر اپنی حیثیت کے اپنا خور و پوش بہم پہنچاوے ' یا نالش مذکور کی پیروي یا جواب دھی کرے ' تو عدالت کو اختیار ھوگا ؛ که تا زمان دوران نالش کے شوھر کو حکم کرے ؛ که زوجه کو اس قدر روپي دیوے که جس سے وه نالش کی پیروي یا جواب دھي کرسکے ' اور نیز اپنا خور و پوش تازمان دوران نالش کے بہم پہنچاسکے ' اور اگر نالش مذکور کو کسی شوھر نے بنام زوجه رجوع کیا ھو ؛ تو عدالت مجاز ھوگی ؛ که از روے ڈکري کے شوھر کو حکم کرے ؛ که اپنی زوجه کے لئے واسطے اوسکی بقیه زندگي کے اسقدر وظیفه اوسکے خور و پوش کے واسطے مقرر کرے ؛ جو عدالت کے

نزدیک بلحاظ حیثیت اور رتبہ زوجین کے قرین حقانیت متصور ہو ' ہر ایک وظیفہ جسکے مقرر کرنیکا حسب تصریح بالا حکم صادر ہو ؛ زوجہ کے نکاح ثانی کرنے کے وقت سے موقوف ہوجائیگا ،

دفعہ ۴۳ — اپیل بناراضی کسی حکم یا ڈگری مصدورہ کسی عدالت تحت احکام ایکٹ ہذا ' کسی ایسی عدالت مین دائر ہوگا ؛ جس مین اپیل بناراضی کسی حکم یا ڈگری مصدورہ عدالت سابق الذکر ؛ کسی مقدمہ دیوانی مین ؛ رجوع ہوتا ' ہرایک ویسا اپیل تابع ضوابط بابت نالشات اپیل نمبری مندرجۂ مجموعۂ ضوابط دیوانی - جہان تلک ضوابط مذکورہ مقدمہ مزبورہ سے تعلق پذیر ہوسکین - ہوگا '

دفعہ ۴۴ — ایکٹ ہذا جملہ اون قلمرؤن مین وسعت پذیر ہوگا ؛ جو از روے باب ۱۰۶ - ایکٹ پارلیمنٹ مجریۂ سنہ ۲۱ و ۲۲ جلوس ملکۂ معظمۂ وکٹوریا - مسمی بہ ایکٹ بابت خوبتر انتظام ملک ہند کے - ملکۂ ممدوحہ کے قبضۂ اقتدار مین آیا ہی یا آیندہ آوے ' باستثناے نوآباد جزیرۂ پرنس اف ویلس اور سینگاپور اور ملاکا کے ' لیکن ایکٹ ہذا بمنظوری نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل ؛ نو آباد مذکور کے نواب گورنر کے حکم سے ؛ اوسکے ما تحت کے تمام قلمرو مین یا اوسکے کسی جزؤ مین وسعت پذیر ہو سکتا ہی ' اور نواب گورنر موصوف بہ تبعیت منظوری مذکور کے تشخیص اسبات کی کرینگے ؛ کہ کس کس محکمات عدالت مین نالشات بہ تبعیت احکام ایکٹ ہذا اوپر باشندگان قلمرو مذکور کے رجوع ہونگی ' اور ہرگاہ ایکٹ ہذا کی ویسی وسعت پذیری کیجاے ؛ تو اگر مجموعۂ تعزیرات ہند اوسوقت نوآباد مذکور سے تعلق پذیر نہو ؛ تو طرف ثانی کو کسی طریق سے جو بمنظوری مصرحۂ بالا منجانب نواب گورنر موصوف کے مشخص ہو ؛ اصالۃً حاضر کروایا جائیگا '

ضمیمۂ الف

نمونۂ سوال

استامپ قیمتی
عــہ دس روپی

بحضور صاحب جج عدالت دیوانی مقام فلان ضلع فلان ؛

تاریخ فلان ماہ فلان سنہ فلان ؛

سوال مسمی زید یہہ کہ

۱ — مین تاریخ فلان ماہ فلان سنہ فلان مین پیدا هوا ؛

۲ — مین نے تاریخ فلان ماہ فلان سنہ فلان مین مسماۃ هندہ سے مقام فلان مین نکاح شرعی جائز کیا تہا ؛

۳ — مسماۃ هندہ مذکورہ بالفعل اسقدر عمر یا اوسکی قریب قریب کی هی ؛

۴ — مین نے نکاح مذکور کی تاریخ سے مقام فلان مین تاریخ فلان تلک زوجۂ مذکورہ کے ساتہہ باهم بود و باش کیا ؛ اور اوس نکاح سے صرف دو لڑکے موجود هین ؛ جنکے ایک کی عمر اتنی اور دوسرے کی اتنی هی ؛

۵ — قبل تاریخ فلان ماہ فلان سنہ فلان کے مین نے اپنے مذهب کو ترک کرکے مذهب عیسائی اختیار کیا ؛ اور یہہ کہ تاریخ فلان کو مین نے اصطباغ کرکے فلان چرچ کے متعلق عیسائی هوا ؛

۶ — تاریخ فلان ماہ فلان سنہ فلان میں (کم سے کم چھہ مہینے پیشتر تاریخ ادخال سوال سے) مسماۃ ہندہ مذکورہ نے میرے ساتھہ بود و باش کرنا ترک کیا ہی ؛ اور تاریخ مذکور سے ابتلک اوسنے پھر باہم بود و باش نہین کیا ؛

۷ — ترک بود و باش مذکور صرف بعلت میرے تبدیل مذہب کے ہوا ہی ؛

۸ — مابین میرے اور مسماۃ مذکورہ کے کچھہ سازش و آمیزش نہین ہی ؛

بنابران میری گذارش یہہ ہی ؛ کہ مسماۃ ہندہ مذکورہ کو میرے ساتھہ باہم بود و باش کرنیکا حکم صادر ہووے ؛ یا یہہ قرار داد ہو ؛ کہ مجھے نکاح ثانی کرنا جایز ہووے ؛

(دستخط) مسمی زید ؛

نمونۂ عبارت تصدیق ؛

مین مسمی زید سائلِ مندرج الاسم سوالِ مرقوم الصدر یہہ اظہار کرتا ہون ؛ کہ جو کچھہ کہ سوال مذکور مین مندرج ہی ؛ وہ بموجب میرے بہتر بن علم و یقین کے راست و درست ہی ؛

ضمیمۂ (ب)

نمونۂ طلبنامہ ؛

بنام ہندہ ساکنۂ فلان ،

ازانجا کہ مسمی زید ساکن مقام فلان نے بدعوی اسبات کے کہ اوسنے تمسے (یعنے مسماۃ ہندہ سے) شرعی نکاح کیا ہی ؛ محکمۂ عدالت دیوانی واقع مقام فلان مین سوال بنام تمہارے داخل کیا ہی ؛ باستدعا اسبات کے کہ تم پر حکم کیا جاے ؛ کہ اوسکے ساتھہ بود و باش کرو ؛ یا یہہ کہ اوسکو مجاز گردانا جاے ؛ کہ نکاح ثانی کرے ؛ اور اوسنے یہہ اظہار کیا ہی ؛ کہ تمنے (یعنے مسماۃ ہندہ مذکورہ نے) صرف بعلت اوسکے تبدیل مذہب بمذہب عیسائی کرنے کے چھہ مہینے سے اوسکو ترک کیا ہی ؛ بالفعل یہہ حکم تمپر ہوتا ہی ؛ کہ بعد انقضا اتنے دنون کے (جو کم سے کم ایک مہینا ہو) اجراے طلبنامۂ ہذا سے تم عدالت مذکورہ مین حاضر ہوکر سوال مذکور کا جواب دو ؛ اور

سوال مذکور کي ايک نقل مهري عدالت بشمول طلبنامه هذا کے تمهارے پاس بهنچتي هي ' خبردار رهو ؛ که اگر تم حسب مصرحهٔ بالا حاضر هونے مين غفلت کروگے ؛ تو تم از روے دفعه ۱۷۴ مجموعهٔ قوانين تعزيرات هند کے مستوجب سزا هوگے ' مورخهٔ تاريخ فلان ماه فلان سنه ۱۸ ع

(دستخط) فلان '

جج عدالت ديواني مقام فلان '

نمونهٔ عبارت ظهري تحرير شدني بعد اجراے طلبنامه کے '

طلبنامهٔ هذا حسب ضابطه بذريعهٔ مسمي عمر کے مسماة هنده پر - جسکا نام طلبنامهٔ مذکوره مين درج هي - بتاريخ فلان ماه فلان سنه فلان بمقام فلان جاري کيا گيا '

(دستخط) مسمي عمر '

بعد اختتام قرأت مسودهٔ قانون مذکور جناب منشي لطافت حسين صاحب نے تحريک سابق الذکر کي تائيد کي ' اور تحريک مذکور باتفاق سارے حاضرين مجلس کے منظور هوئي '

قرار داد دوم

جناب مولوي عبد اللطيف خان بهادر نے بعبارت مندرجهٔ ذيل قرارداد دوم کي تحريک فرمائي '

" خاکسار تحريک کرتا هي ؛ که اسي درخواست کو - جو ابهي حضرات حاضرين کو پڑهکر سنائي جاتي هي - واسطے گذرانني بحضور ارباب کونسل قانوني جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند بنا راضي مضامين خلاف شرع اسلام مندرجهٔ مسودهٔ قانون بمراد جائز گردانني نکاح ثاني اشخاص متبدل المذهب بمذهب عيسائي کے ؛ بسند اور منظور فرمايا جاے ' اور يهه قرار پاوے ؛ که اسي درخواست کے مضامين کا ترجمهٔ صحيح بعبارت انگريزي حسب قاعده مرتب کرکے درخواست مذکور مع ترجمهٔ انگريزي مزبور حسب ضابطه کونسل ممدوحه مين داخل کردي جاے "

بعد اسکے درخواست تمام وکمال معرض قرأت مين آئي '

درخواست؛

بحضور معدلت نشور جناب صدر و اراکین
والاقدر آنربل کونسل جناب نواب
گورنر جنرل بہادر ہند واسطے
وضع فرمانے آئین و قانون
کے - دام اقبالہم ؛

عرضداشت رعایای طبقۂ اہل اسلام ساکن و قاطن دارالامارت
کلکتہ جنکے اکثرونکے نام ذیل مین مندرج ہین ؛

یہہ کہ

ہم عرضی گذراننے والون نے نہایت تاسف اور غمگینی کے ساتھہ دریافت کیا ؛ کہ اندنون حضور والاکی آنربل کونسل مین ایک مسودۂ قانون - بمراد اسبات کے کہ بعض حالات مین نکاح ثانی اشخاص متبدل المذہب بمذہب عیسائی باشند؛ ہند جائز گردانا جاے - (جسکے بہت سے دفعات کے مضامین خلاف اور نقیض احکام شرع شریف ہم رعایاے اہل اسلام کے ہین ؛ بلکہ اونسے صریح دست اندازی ہم رعایاے اہل اسلام کے دین و مذہب کے احکام مین پائی جاتی ہی) سنہ روان کی ٦ جنوری

کے اجلاس کونسل مین درپیش هوکر ایک کمیٹی خاص کے تفویض هوا هی ؛

هم عرضی گذراننے والون نے مسودۂ قانون مذکور کے جمله دفعات کو - جیسے گزٹ سرکاري مین چهپے هین - بغور و تامل تمام مطالعه کیا ؛ اور بلحاظ اسباب کے که هم خوب جانتے هین اور همکو یقین کلی هی ؛ که هماري سرکار معدلت گستر رعایا پرور کو کبهی کوئی ایسا قانون جاري کرنا هرگز و هرایننه منظور نهین هی ؛ جس سے کسی قسم کی دست اندازي کسي طبقۂ رعایا کے احکام دین و مذهب مین پائی جاے ؛ اور اسی باعث سے سرکار کے ظل سلطنت اور رافت و معدلت مین طبقات رعایاے اهل مذاهبِ مختلفه نهایت امن چین اور آسایش و آرام سے همیشه بسر کرتے آئے اور بسر کرتے هین ؛ هم عرضي گذراننے والون نے بحیثیت اهل مذهب اسلامی هونے کے اپني گذارشات کا حضور عالی مین آنربل کونسل کے عرض کرنا - بهنسبت اون دفعات مسودۂ قانون مذکور کے جنکو هم صریح برخلاف اور نقیض همارے احکام دین و مذهب کے سمجهتے هین - (اور ویسے سمجهنے کے دلائل و براهین بهی حضور عالی مین گذرانتے هین) نهایت ضرور اور واجب و لازم سمجها ؛

قبل گذارش کرنے همارے اعتراضات قوي اور موجه به نسبت بعض دفعات مسودۂ قانون مذکوره کے ؛ هم عرضی گذراننے والے اس ایک امر کا بیان کرنا ضرور جانتے هین ؛ که اصل غرض مقصود مسودۂ قانون مذکوره پر (جو هم سمجهتے هین که جائز گردانذا نکاح ثانی اون اشخاص زن و مرد اهل هند کا هی ؛ جو اپنے مذهب کو ترک کرکے عیسائی هو جائین) هم عرضی گذراننے والون کا کچهه اعتراض نهین هی ؛ یعنے بعد عیسائی هونے کے وه لوگ خواه مرد هون یا عورت بخوشی نکاح ثانی کرین اور اونکا ویسا نکاح کرنا قانونا جائز گردانا جاوے - اسپر هم کچهه اعتراض نهین رکهتے ؛ بلکه هم اونکے ویسے نکاح ثانی کے قانوناً جائز گردانیے کو بلحاظ ضرورتِ دفعیه اون اشکالون کے جو بعد عیسائی هونے کے درخصوص نکاح ثانی کرنے کے اب اونپر عاید

ہوتے ہیں ؛ قرین مصلحت سمجھتے ہیں ، مگر ہمارے اعتراضات قوي اور موجہ درخصوص اون مضامین مسودۂ مذکورہ کے ہیں ؛ جو صریح برخلاف ہمارے احکام دین و مذہب یعنے شرع اسلام کے ہیں ، جنمیں سے بعض علاوہ خلاف شرع اسلام ہونے کے یکسر برخلاف رسم و رواجِ ذي حکم قانوني ملک کے بھي ہیں ،

اب ہم عرضي گذراننے والے ہمارے اون اعتراضات قوي و موجہ کو بہ ترتیب بیان کرتے ہیں ؛ اور امیدوار ہیں ؛ کہ آنربل کونسل کي توجہ کلي بہ نسبت ہماري ان گذارشات کے مبذول ہو ،

اولاً — یہہ کہ شرع اسلام میں یہہ حکم صریح مندرج هی ؛ کہ بمجرد مرتد ہونے یعنے تبدیل مذہب کرنے کسي مسلمان مرد یا عورت کتخدا کے ؛ اوسکا عقد نکاح اوسکي زوجۂ مسلمہ یا زوج مسلم کے ساتھہ بلا توقف منفسخ اور باطل ہوجاتا هی ، اور عین تبدیلِ مذہب طلاق و تفریق درمیان زوج و زوجہ کے ہوجاتي هی (چنانچہ اسکي تصدیق کاغذ نمبر ا - منسلکۂ عرضداشت هذا سے واضح ہوگي) اور اس حکم کے نتائج میں سے ایک بڑا نتیجہ عورتِ مسلمہ کے حق میں درصورت تبدیل مذہب کرنے اوسکے زوج کے - یہہ هی ، کہ اوس عورت مسلمہ کو جو اوس مرد تبدیل مذہب کرنےوالے کي زوجہ تھي ؛ شرعاً جائز ہو جاتا هی ؛ کہ وہ بمجرد گذر جانے ایام عدت از تاریخ تبدیل مذہب کرنے اوس مرد کے جو اوسکا زوج تھا ؛ نکاح ثاني کرے ، اور ایام عدت غالباً تین مہینے ہوتے ہیں ، تو خلاصہ یہہ هی ؛ کہ غالباً تین مہینے سے زیادہ کوئي عورت مسلمہ جسکے زوج نے تبدیل مذہب کي ہو ، نکاح ثاني کرنے سے ہرگز و ہراینہ باز نہیں رکھي جاتي هی ،

جب یہہ باتیں حضور میں انربل کونسل کے واضح ہوچکیں ؛ تو اب ہم عرضي گذراننے والوںکي گذارش یہہ هی ، کہ دفعہ ۴ اور ۵ میں مسودۂ قانون هذا کے یہہ حکم مندرج هی ؛ کہ اگر کوئي شوہر اہل هند یا کوئي زوجۂ اہل هند تبدیل مذہب

بمذهب عيسائي کرے ؛ اور اگر صرف اوسي تبديل مذهب کي جهت سے اوسکي زوجۂ اهل هند يا اوسکا شوهر اهل هند عرصۂ چهه مهينے بلا فصل تک اوسکو ترک کرے ؛ يا اوسکي زوجيت سے انکار کرے؛ تو وہ شوهر يا وہ زوجه - زوجه يا شوهر مذکور کے نام پر واسطے بود و باش زن و شويانه کرنے کے نالش کرسکتي هی ؛ پس اگر کوئي مسلمان شوهر اهل هند يا مسلمان زوجۂ اهل هند تبديل مذهب بمذهب عيسائي کرے ؛ تو يهه حکم صريح خلاف حکم شرع شريف اهل اسلام کے هی ؛ بلکه اس سے دست اندازي حکم شرع مين اور اوسکي ترديد لازم آتي هی ؛ کيونکه حکم شرع کي رو سے بمجرد تبديل مذهب کرنے شوهر يا زوجه کے ارسکا عقد نکاح اوسکے زوجۂ مسلمه يا شوهر مسلم کے ساتهه فوراً - جيسا که اوپر مذکور هوا - منفسخ هو جاتا هی ؛ اورعورت مسلمه يا مرد مسلم اوس مرد يا عورت متبدل المذهب کي زوجه يا اوسکا شوهر باقي هي نهين رهتا هی؛ تو يهه نالش واسطے بود و باش زن شويا نه کرنے کے کيونکر رجوع هوسکتي هی؛ اور اِس نالش کا حکم از روے دفعات مذکورہ کے مسلمانون کي نسبت صادر کرنا - بلحاظ اوسکے صريح برخلاف حکم شرع اسلام هونے کے - کيونکر جائز و درست اور قرين انصاف و معدلت هوسکتا هی ؛

اور اِس قسم نالش کے جائز گردانئے سے اوسکا نتيجه به نسبت مسلمانون کے بالضرور يهي هوگا ؛ که اگر کوئي مرد کتخدا مسلمانون مين سے ؛ عيسائي هوجاے ؛ اور اوسکي زوجه دين اسلام هي پر رہے ؛ اور اوس مرد عيسائي کے ساتهه بوجه اوسکے تبديل مذهب کرنے کے بود و باش زن و شو يا نه کرنے سے کنارہ کش هو ؛ تو مرد عيسائي مذکور اوس عورت مسلمان کے نام بدعوي بود و باش زن و شو يا نه کرنے کے نالش رجوع کرنے پر عورت مسلمان مذکورہ عرصه ۲ دوبرس تلک نکاح ثاني ساتهه کسي دوسرے مرد مسلمان کے کرنے سے (جسکا حق اوسکو بمجرد گذر جانے ايام عدت کے تاريخ تبديل مذهب کرنے سے اوس مرد متبدل المذهب بمذهب عيسائي

ہے - اوسکي اپني شرع کے حکم کي رو سے - بصراحت تمام حاصل تھا) محروم رھيگي ' کيونکہ از روے دفعۂ ۴ چہارم مسودۂ قانون مذکورہ کے شوھر اھل ھند اپني تبديل مذھب کے چھہ مھينے بعد نالش مذکور رجوع کريگا ؛ اور بعد ارجاع نالش ؛ اور اجراے طلبنامہ بنام زوجۂ مذکورہ ؛ اور حاضر ھونے اوسکے عدالت ميں؛ اور استفسار کئے جانے امورات استفسار کردني تحت ايکٹ ھذا کے ؛ اگر وہ اوس مرد عيسائي کے ساتھہ بود و باش کرنے سے انکار کرے ؛ اور انکار مذکور کي وجہ صرف اوس مرد کي تبديل مذھب بتاوے ؛ تو صاحب جج حسب دفعہ ١٥ پانزدھم مسودۂ قانون مذکور کے اوس مقدمہ کو عرصہ ايک مھينے تک کے لئے ملتوي رکھينگے ' اور بعد اوسکے اگر زوجۂ مذکورہ اپنے انکار ھي پر رہے؛ تو صاحب جج حسب دفعہ ١٦ شانزدھم مسودہ قانون مذکورہ کے پھر مقدمہ کو عرصہ ايک سال تک کے لئے ملتوي رکھينگے ' اور بعد اوسکے اگر زوجہ مذکورہ اوسي انکار ھي پر ثابت رہے ؛ تو صاحب جج حسب دفعہ ٢ بيستم مسودۂ قانون مذکورہ کے پھر مقدمہ کو عرصۂ ايک مھينے تک کے لئے ملتوي رکھينگے ' بعد اوسکے اگر معلوم ھو ؛ کہ زوجہ مذکورہ ھنوز اوسي انکار پر قائم ھے ؛ تو اوسوقت حسب دفعہ ٢١ بيست و يکم مسودۂ مذکورہ کے يہہ استدلال کيا جايگا ؛ کہ زوجہ مذکورہ نے اوس مرد متبدل المذھب کو اکبارگي ترک کيا ؛ يا اوسکي زوجيت سے انکار کيا ' اور اوسوقت ڈکري بمضمون اجازت نکاح ثاني مرد عيسائي مذکور کے صادر ھوگي ' اور اگر وہ اوس ڈکري پر اپيل کرے ؛ تو جب وہ اپيل بھي ڈسمس ھوجاوے؛ تب حسب دفعہ ٣٠ سي ام مسودۂ مذکورہ کے زوجۂ مسلمان مذکورہ کو جائز ھوگا؛ کہ نکاح ثاني کرے' تو اِس سے صاف ظاھر ھے کہ اسکے قبل اوس زوجۂ مسلمان کو نکاح ثاني کرنا (جو کہ اوسکي اپني شرع اسلام کے مطابق بمجرد گذرجانے ايام عدت کے جائز و درست تھا) بموجب احکام اس مسودۂ قانون کے جائز نہوگا ' تو ٦ چھہ مھينے قبل ارجاع نالش کے ؛ اور ١۴ چودہ مھينے ايام التواے مقدمہ ؛ اور کم

سے کم چار مہینے عرصہ پیرویات مقدمہ تا ڈسمسي اپیل بناراضي ڈکري متضمن
حکم اجازت نکاح ثاني منجانب شوهر متبدل المذهب بمذهب عیسائي مذکور '
سب ملاکر دو برس کامل زوجۂ مسلمان مذکورہ نکاح ثاني کسي دوسرے مرد مسلمان
کے ساتهہ کرنے سے محروم رهیگي ' اب اس نتیجہ کو شرع اسلام کے اوس حکم کے نتیجے
کے ساتهہ (کہ بمجرد تبدیل مذهب کرنے کسي مسلمان مرد یا عورت کتخدا کے اوسکا
عقد نکاح اوسکي زوجۂ مسلمہ یا زوج مسلم کے ساتهہ منفسخ هو جاتا هی) ملاکر دیکهنے سے
صاف ظاهر هوگا کہ اصدار حکم جواز ارجاع نالش مذکور منجانب شوهر متبدل المذهب
بمذهب عیسائي مزبور صریح خلاف حکم شرع اسلام هي بلکہ اوس سے صاف
دست اندازي شرع اسلام میں پائي جاتي هی '

علاوہ اِن سب باتوں کے شوهر اهل هند یا زوجۂ اهل هند متبدل المذهب بمذهب
عیسائي کي طرف سے اوسکي زوجہ اهل هند یا شوهر اهل هند پر جو مسلمہ
یا مسلم هو ؛ بدعوي بود و باش زن و شوہانہ کرنے کے ارجاع نالش قانوناً جائز
گردانئے سے ایک قباحت عظیم او یہہ لازم آتي هی ' کہ طرف ثاني پر خواہ وہ
زوجۂ اهل هند مسلمہ هو یا شوهر اهل هند مسلم هو قانوناً جبر کرنا یا لااقل
اوسکو ترغیب دیني اوپر زناکاري کے ثابت هوتي هی ' کیونکہ جیساکہ اوپر مذکور هوا
بمجرد ترک مذهب اسلام کرنے کسي مرد کتخدا یا عورت کتخدا کے اوسکي زوجہ
یا اوسکے شوهر سے اوسکا عقد نکاح بحکم شرع اسلام في الفور منفسخ هوجاتا هی '
تو بعد فسخ عقد نکاح کے زوجۂ اهل هند مسلمہ یا شوهر اهل هند مسلم پر اوسکے سابق
شوهر متبدل المذهب بمذهب عیسائي یا اوسکي سابق زوجۂ متبدل المذهب بمذهب
عیسائي کي طرف سے قانوناً ارجاع نالش بدعوي بود و باش زن و شوہانہ کرنے کو
جائز گردانئا درحقیقت جبر کرنا یا لااقل ترغیب دیني اوپر زناکاري کے هی '
علی الخصوص اگر وہ زوجۂ مسلمہ یا شوهر مسلم باوجود اپنے مذهب اسلام پر قائم

رهنے کے ؛ بعد ارجاع وہمي نالش کے عدالت مین حاضر ہونے کے خوف سے یا بعد ملاقات تخلیہ کے اوسکے شوہر یا اوسکي زوجۂ متبدل المذهب کے ساتهہ ؛ اوسکي ترغیبات سے یا اور کسي وجہ سے اوسکے ساتهہ بود و باش زن و شوہیانہ کرنے پر راضي ہوجاے ؛ تو اون مین جو مقاربت واقع ہوگي ؛ وہ حسب احکام شرع اسلام صریح زناکاري ہوگي ' کیونکہ اونکا عقد نکاح حسب شرع اسلام بمجرد تبدیل مذہب کرنے شوہر یا زوجہ کے منفسخ ہوچکا ہی ' اور وے دونون زن و مرد اجنبي محض اور ایک دوسرے پر حرام ہوچکے ہین ' اور علی ہذا القیاس اوس بود و باش زن و شوہیانہ سے جو اولاد متولّد ہوگي ؛ وہ حسب احکام شرع اسلام ولد الحرام ہوگي ' ہم عرضي گذرانني والے امیدوار ہین ؛ کہ جواز ارجاع نالش مذکور کے اس نتیجۂ قبیحہ پر ارباب آنریبل کونسل غور و تامل واجبي مبذول فرماوین '

اب ہم عرضي گذرانني والے ہمارے دوسرے اعتراض کي گذارش یون کرتے ہین '

دفعہ ۸ مین مسودۂ قانون مذکورہ کے یہہ مندرج ہی ؛ کہ طرفثاني پر طلبنامہ بحکم اصالۃً حاضر ہونے اوسکے عدالت مین بتاریخ معینۂ مندرجۂ طلبنامۂ مذکور جاري کیاجائیگا ' اور پهر دفعہ ۱۱ مین یہہ حکم مندرج ہي ؛ کہ جس صورت مین طرفثاني بمتابعت طلبنامہ مذکور اوسوقت یا اور کسی وقت جسمین اوسکي حاضري حسب احکام ایکٹ ہذا مطلوب ہو ؛ اصالۃً عدالت مین حاضر نہووے ؛ تو وہ مستوجب سزاے مصرحۂ دفعہ ۱۷۴ مجموعۂ قوانین تعزیرات ہند کے ہوگا ' - جو کہ قید محض ۶ چهہ مہینے تک یا جرمانہ ایک ہزار روپیہ تک یا دونون ہوسکتي ہی ' - اور علی ہذا القیاس ازروے دفعہ ۱۶ و ۱۷ و ۲۱ کے طرفثاني پر دو بارہ و سہ بارہ و چوبارہ اصالۃً عدالت مین حاضر ہونے کا حکم صادر کیا گیا ہی ' پس یہہ حکم بہ نسبت ایسي طرفثاني اوس قسم مقدمہ کے جو عورت پردہ نشین ذي عزت و حرمت اہل اسلام مین سے ہو ؛ صریح خلاف حکم شرع اسلام اور رواج ذي حُکم قانوني ملک کے ہی ' امر اول - یعني اوسکا خلاف حکم شرع ہونا - پس اوسکي تصدیق کاغذ نمبر ۲ منسلکۂ عرضداشت ہذا

سے واضح ہوگئي ' اور خلاف رواج ملک ہونا ؛ پس ظاہر و باہر ہی کہ مسلمان ذی عزت و آبروعورت مخدرۂ پردہ نشین کے عدالت مین حاضر ہونے سے اوسکي اسقدر ہتک عزت ہوجائیگي ؛ کہ اوسکے ہمقوم ضرور اوس سے راہ و رسم برادري ترک کرینگے ' اور اونکي نظرون مین وہ ازبسکہ حقیر و پوچ ہوجائیگي ' اور اوسکے ہمقومون مین اوسکے لڑکے بالےکي شادي بیاہ ہرگز و ہرایذہ نہین ہوسکیگي ' علی الخصوص جب وہ باربار عدالت مین اصالۃً حاضر ہو ' اور بموجب اجازت مندرجۂ دفعۂ ۱۴ کے اوس سے کہلي عدالت مین استفسار مصرحۂ مسودۂ قانون ہذا کیا جاے ' اور اوسکا اظہار اوس مادے مین باربار لیاجاے ' چنانچہ واسطے دفعیہ اسي قباحت کے ایکٹ ۸ ہشتم سنہ ۱۸۵۹ ع یعني مجموعۂ ضوابط دیواني کے دفعہ ۴۱ مین صریح یہہ حکم مندرج ہی کہ " وہ مستورات جنکو حسب دستور و رواج ملک جبرًا جلسۂ عام مین حاضر نہین کرنا چاہئے ؛ حاضري عدالت سے معاف ہونگي "

تیسرا اعتراض ہم عرضي گذراننے والون کا اس مادے مین ہی ؛ کہ ازروے دفعہ ۱۵ و ۲۰ مسودۂ قانون ہذا کے باربار ملاقات تخلیہ شوہر یا زوجۂ متبدل المذہب بمذہب عیسائي کي ساتہہ طرفثاني یعنے اوسکي زوجہ یا اوسکے شوہر غیر متبدل المذہب کے ؛ جائز گرداني گئي ہی ' پس اگر زوجۂ غیر متبدل المذہب مذکورہ عورت مسلمان ہو ؛ یا اگر شوہر غیر متبدل المذہب مذکور مرد مسلمان ہو ؛ تو اوسکے حق مین یہہ حکم صریح برخلاف حکم اوسکے اپنے دین و مذہب یعنے شرع اسلام کے ہی ' کیونکہ - جیسا کہ اوپر مذکور ہوا - بمجرد تبدیل مذہب کرنے شوہر یا زوجۂ متبدل المذہب بمذہب عیسائي کے اوسکا عقد نکاح ساتہہ اوسکي زوجۂ مسلمہ یا شوہر مسلم کے شرعاً منفسخ ہوجاتا ہی ؛ پس بعد منفسخ ہوجانے عقد نکاح کے وہ مرد اوس عورت کے حق مین بجاے مرد اجنب کے ہوجاتا ہی ؛ یا وہ عورت اوس مرد کے حق مین بجاے عورت اجنبیہ کے ہوجاتي ہی اور ملاقات تخلیہ فیمابین مرد

و زن اجنب و اجنبیه غیر محرم کے شرعاً حرام مطلق هی ؛ چنانچه اسکي تصدیق کاغذ نمبر ۳ منسلکۂ عرضداشت هذا سے واضح هوگي ؛ تو اس حالت مین ایسے حکم کا ازروے قانون کے بہ نسبت اهل اسلام کے صادر کرنا ؛ کب قرین انصاف هوسکتا هی ؛

چوتها اعتراض مسودۂ قانون مذکورہ پر جو هم عرضي گذراننے والے حضور مین آنربل کونسل کے گذارش کرتے هین؛ یهه هی؛ که ازروے دفعه ۲۲ مسودۂ قانون مذکورہ کے یهه حکم صادر هونے والا هی ؛ که جس صورت مین سائل اور طرف ثاني کے اطفال ۳ تین برس کي عمر سے کم کے خاص حفاظت مین اونکے باپ یا کسي دوسرے شخص کے ۔ حسب حکم باپ کے هون ؛ تو صاحب جج موصوف کو جائز هوگا : که حسب درخواست مان کے ڈکري مذکور مین یا بذریعۂ کسي حکم ما بعد کے حکم کرین ؛ که وہ اطفال مان کے حواله کئے جائین ؛ اور اوسکي حفاظت مین تا وقت پهنچنے اونکے اوس عمر مین رهین؛ پس اگر مان مذکورہ اسلام سے متنصرہ هوگئی هو ؛ اور باپ اسلام هي پر قائم رها هو؛ تو یهه حکم سراسر خلاف اور برعکس حکم شرع اسلام کے هی؛ اور برتقدیریکه باپ اسلام سے متنصر هوگیا هو؛ تو بعد گذر جانے تین برس کے اوسکو مان سے جدا کرکے اوس متنصر باپ کے حواله کرنا بهي نهایت خلاف شرع هی؛ کیونکه شرع اسلام مین صریح یهه حکم مندرج هی؛ که اگر زوجین مین سے کوئي دین اسلام کو چهوڑ کر اور کسي دین کو اختیار کرے؛ تو اونکے اطفال نابالغ اون دونون مین سے اوسي شخص کي حفاظت مین رهینگے؛ جو دین اسلام پر قائم رها هو؛ چنانچه اسکي تصدیق کاغذ نمبر ۴ منسلکۂ عرضداشت هذا سے واضح هوگي؛ تو اس حالت مین حکم مذکور کا بہ نسبت اهل اسلام کے ۔ برخلاف حکم اونکي شریعت کے ۔ صادر کرنا ؛ کب قرین انصاف و عدالت متصور هوسکتا هی ؛

پانچوان اعتراض هم عرضي گذراننے والون کا حسب تفصیل ذیل هی ۔ یعنی دفعۂ ۲۷ کي روسے اگر سائل ۔ درصورتیکه وہ از جنس ذکور هو ۔ بموجب احکام ایکٹ هذا

کے ثانیا نکاح کرے؛ تو اوس نکاح ثاني کے باعث مدعي علیہا کسي قسم حقوق سے جو اوسکو حسب شرائع معملۂ اهل هند بابت خوروپوش کے حاصل هوتي محروم نہین هوگي '

اس جگہہ هم عرضي گذراننے والے ایک بے انصافي کو جو شخص متبدل المذهب بمذهب عیسائي مذکور پر قانون مقصود النفاذ کي رو سے عاید هوگي؛ گذارش کرتے هین ' یعنے اگر کوئي مسلمان اپنا مذهب ترک کرے؛ تو باوصف اسکے اوسکي زوجۂ مسلمہ اوس سے خوروپوش حاصل کرنیکي مستحق هوگي ' حالانکہ وہ دونون اب باهم زوج وزوجہ باقي نہین رہے هین ' اور رابطۂ نکاح کہ صرف اوسي وجہ سے عورت مذکورہ خورو پوش کا دعوی کرسکتي تهي؛ فسخ هوچکا هی ' اور عورت مذکورہ کا کسي طرحکا دعوی مرد مذکور پر نہین رہا هی ' اسلئے هم عرضي گذراننے والے یہہ عرض کرتے هین؛ کہ خواہ شوهر ترک اسلام کرے یا زوجہ هرایک فریق کي نسبت تهیک تهیک انصاف هووے ' اور نظر برین امیدوار هین؛ کہ کیا عیسائي اور کیا اهل اسلام سب کي نسبت ایک هي طرحکي معدلت گستري وقوع مین آوے '

معروضۂ بالا سے جناب آنربل کونسل کے حضور منکشف هوگا؛ کہ جناب آنربل کونسل اشخاص متبدّل المذهب بمذهب عیسائي کے بارہ مین جو کچہہ داد رسي ومعدلت گستري عمل مین لانا مناسب سمجہے؛ اوسکي نسبت (جہانتک کہ وہ اوس دادرسي کي مخالف نہو یا اوس داد رسي کو باطل نکرے جو ازروے شرع اسلام کے شخص متبدل المذهب کے شوهر یا زوجہ کے لئے مقرر هی) هم عرضي گذراننے والے معترض نہین هین ' البتہ هم عرضي گذراننے والے هرگونہ قانون یکطرفہ کي نسبت اعتراض کرتے هین ' جس سے کہ شخص اخرالذکر یعنے شوهر مسلم یا زوجۂ مسلمہ درحالیکہ از روے انفساخ نکاح کے کل رشتہ اونکے مابین کا منقطع هوگیا هی؛ اوس دادرسي سے محروم هوتا هی؛ جسکا حکم اوسکي اپني شرع کي رو سے صادر هی ' هم عرضي گذراننے والے شخص متبدل المذهب بمذهب عیسائي کي تبدیل